ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵	۴ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش	۱۸ شوال ۱۳۶۶ ھ	۴ ستمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۲۰۴

903

مدینۃ المسیح

۴ ماہ تبوک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ
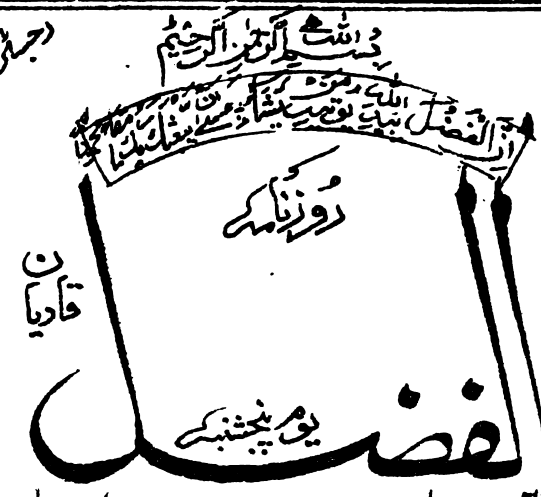
ہماری حکومتوں کے امتحان کا وقت

کہتے ہیں کسی بادشاہ کے پاس ایک بڑھیا نے آکر شکایت کی کہ فلاں جگہ ڈاکوؤں نے میرے اکلوتے بیٹے کو قتل کر دیا ہے ان سے بدلہ لیا جائے۔ بادشاہ نے عذر کیا کہ وہ جگہ میرے دار الخلافہ سے بہت دور ہے۔ وہاں انتظام کرنا مشکل ہے بڑھیا نے بادشاہ سے جل کر کہا کہ جس علاقہ کا تو انتظام نہیں کر سکتا وہ اپنی حکومت میں کیوں شامل کر رکھا ہے اس پر بادشاہ سخت شرمندہ ہوا۔ اور اس نے فوراً اپنی فوجیں بھیجکر ڈاکوؤں کا اڈہ اکھاڑ دیا۔

ہندوستان اور پاکستان کے حکام نے باہم صلاح و مشورہ کرکے مشرقی اور مغربی پنجاب کی حدبندی فوج کو ہٹا دیا ہے۔ اور اپنے اپنے علاقہ کا انتظام اپنے ذمہ لے لیا ہے اب دونوں حکومتیں اپنے اپنے علاقوں میں امن قائم رکھنے کے لئے ذمہ وار ہیں۔ اور تمام انتظام ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ اب کوئی حکومت بدامنی کے لئے یہ عذر نہیں کر سکتی کہ کوئی تیسری طاقت فسادات پھیلا رہی ہے۔ ہماری رائے میں اگر ہر دو حکومتیں ملک کی بہبودی کی سچے دل سے آرزو مند ہیں۔ تو یہ اقدام بہت مبارک اقدام ہے۔ اور دونوں حکومتوں کے سخت امتحان کا وقت ہے۔ دونوں حکومتوں کو چاہیئے کہ نہائت سختی کے ساتھ اپنے اپنے علاقوں میں فسادات کو روک دیں۔ اور اس امر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں۔

جو خیالی یا حقیقی نقصانات حدبندی کمیشن کے فیصلہ سے کسی قوم کو پہنچے ہیں۔ ان کی تلافی ہرگز ہرگز امن پسند لوگوں کے خانماں [illegible] اور ان کو تباہ کرنے سے نہیں ہو سکتی۔ اور نہ یہ وقت دوسری قوم سے انتقام لینے کا وقت ہے اس سے کسی قوم کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر مغربی پنجاب کے لوگ اقلیتوں کو اس لئے نقصان جانی مالی پہنچائیں۔ کہ ان اقلیتوں نے مشرقی پنجاب میں ان کے ہم مذہبوں پر ستم توڑے ہیں

موجودہ ایام میں جماعت احمدیہ کا نہایت اہم فرض

قیامِ امن کے لئے ملکی حکومت کی پوری پوری امداد کیجائے

اب جبکہ یکم ستمبر سے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے ملک میں قیام امن کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ دونوں حکومتیں امن قائم کرنے میں جلد از جلد کامیاب ہو جائیں۔ جماعت احمدیہ اپنے اس فرض کو اچھی طرح جانتی ہے۔ کہ جو حکومت قانون سے کسی ملک میں قائم ہو ہمیشہ اس کی وفادار رہے۔ اور قیام امن میں نیز حکومت کے دوسرے کاموں میں پوری پوری طرح ملکی حکومت سے تعاون کرے۔ اور تمام بدامنی پھیلانے والی باتوں کا قلع قمع کرنے میں حکومت کا ساتھ دے۔ اس لئے ہم تمام احمدی احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ خواہ وہ ہندوستان کے باشندے ہوں یا پاکستان کے۔ اس وقت ان کا یہ نہائت اہم فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنا جان و مال قربان کرکے بھی اپنی ملکی حکومت کو امن قائم کرنے میں امداد دیں۔ اور پناہ گزینوں کو خواہ وہ ہندو ہوں یا سکھ مسلمان ہوں یا عیسائی مدد بہم پہنچانے میں دریغ نہ کریں۔ اور اس کام میں ملکی حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کریں۔ کہ جو فتنہ و فساد کی آگ پنجاب میں بھڑک رہی ہے۔ اس کو جلد از جلد بجھا دے آمین

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

اور یا اس کے برعکس مشرقی پنجاب والے اپنی اقلیتوں سے مغربی پنجاب والوں کے ظلم و ستم کا بدلہ لیں گے۔ تو دونوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ ہرگز نیکی کا کام نہیں کر رہے۔ ایک قاتل کے عوض اس کے سگے بھائی یا کسی اور رشتہ دار یا ہم مذہب کو قتل کرنا ہرگز انصاف پر مبنی نہیں اور کسی مذہب میں جائز نہیں۔ وہ ویسا ہی ظلم ہے جیسا کہ پہلا قتل ظلم ہے۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک دونوں ہی لعنتی ہیں۔ اور دونوں پر یکساں عذاب پڑے گا۔ ہاں اگر اصل قاتل کو اس کے ظلم کی قانونی سزا دلائی جائے تو یہ جائز ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ دونوں طرف جو کچھ ہوا ہے یا ہو رہا ہے صریح بے انصافی اور ظلم ہو رہا ہے۔ اگر اصل قاتل کو دنیا میں سزا نہیں ملی تو ضرور ملے گی۔ ہمیں صبر سے کام لینا چاہیئے۔

جو لوگ نادانی سے غلطیاں کرتے ہیں شاید ان کی نادانی کی وجہ سے ان پر کچھ رحم ہو جائے۔ لیکن جو حکومت اپنے علاقہ میں ویسا ظلم ہونے دیگی اس کو ضرور جلد از جلد اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ بے گناہوں پر دیر تک ظلم نہیں کیا جا سکتا۔ ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لاتا ہے۔ اور جو حکومت اس قسم بدنظمی اور بدامنی اپنے علاقہ میں روک نہیں سکتی۔ اس کا کوئی حق نہیں کہ اس علاقہ میں حکومت کر سکے۔ وہ ضرور جلدی تباہ ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کی بنیاد ہی تباہی پر رکھی گئی ہے۔

پاکستان اور ہندوستان دونو نئی حکومتیں ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کو یہ نعمت بغیر خون آشام لڑائی لڑنے کے عطا کی ہے۔ دونوں کو اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور اس شکریہ کے اظہار کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ وہ فوراً اپنے اپنے علاقوں میں امن قائم کر دیں۔ جیسا کہ غیر ملکی حکومت نے قائم کیا ہوا تھا۔ ورنہ محض آزادی کی خوشی میں چند قیدیوں کو چھوڑ دینا کچھ بھی نہیں۔ اصل خوشی تو قیام امن سے ہی ہو سکتی ہے۔

کتنی شرم کی بات ہے کہ کل تک غیر ملکی حکومت کے عہد میں یہاں ہر طرح کا امن تھا مگر آج ہمارے ہاتھ میں عنان حکومت آتے ہی چاروں طرف بدامنی پھیل گئی ہے۔ بے شک یہ غنڈوں اور سرپھروں کا کام ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر حکومتیں ان غنڈوں اور سرپھروں کا انتظام نہیں کر سکتیں۔ تو کس برتے پر انہوں نے عنان حکومت سنبھال رکھی ہے۔ حکومت کے وہ افسر جو اس خیال سے کہ حکومت ان کے بھائیوں کی ہے۔ دوسری قوموں پر ظلم کرنے میں غنڈوں اور بدمعاشوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ وہ اپنی جانوں اور اپنی قوم کے ساتھ سخت ظلم کر رہے ہیں۔ وہ اپنی قوم کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ان کی قوم حکومت کے بالکل اہل نہیں ہے۔

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے۔ کہ یہاں یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کسی خاص علاقہ میں ایک قوم کی اکثریت ہو۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ملک کا کوئی حصہ کسی قوم سے بالکل خالی ہو جائے۔ لیکن اکثریت اپنی اکثریت کے زعم میں اگر یہ کوشش کرتی ہے۔ کہ وہ اقلیت کو بالکل مٹا دے۔ تو یہ ہندوستان میں ناممکن ہے۔ دنیا میں اکثر یہی ہوا ہے کہ جس اکثریت نے اقلیت کو مٹانا چاہا ہے۔ وہ آخر خود مٹ گئی ہے۔ یا دوسروں کا غلام بن گئی ہے۔ کیونکہ ظلم کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکل سکتا۔ قوموں کی تاریخ پڑھ کر دیکھ لیجیے۔ جس حاکم قوم نے اپنی بے گناہ اور کمزور رعایا پر ظلم و ستم روا رکھا ہے۔ چند سالوں کے بعد یا تو خود مٹ گئی۔ اور یا پھر دوسروں کی غلام بنا دی گئی۔ ہر ایک ملک میں ایسا ہی ہوا ہے۔ ہر ایک دیس میں ایسا ہی ہوا ہے۔ ہر ایک عہد میں ایسا ہی ہوا ہے۔

یہ بھی غلط ہے کہ کوئی حکومت جلدی میں انتظام نہیں کر سکتی۔ ہر حکومت کے پاس انتظام کرنے کے لئے کافی طاقت ہے۔ اگر دونوں حکومتیں نیک نیتی کے ساتھ امن قائم کرنا چاہیں۔ تو فوراً کر سکتی ہیں۔ بیشک بعض بد دیانت افسر حکومت کی منشاء کے خلاف اقلیت پر ظلم توڑ سکتے ہیں۔ لیکن اگر حکومت چاہے۔ تو اس کا فوری انسداد کر سکتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس با اقتدار افسر کے علاقہ میں اقلیت پر ظلم ہو۔ اس کو فوراً برخاست کر کے اس پر مارشل لاء کے اصولوں کے مطابق مقدمہ چلایا جائے۔ اور اس کا جرم خواہ کتنا بھی چھوٹا ثابت ہو۔ اس کو سخت عبرتناک سزا دی جائے۔ اور ہر حکومت کو چاہیئے۔ کہ فوراً اس مطلب کا سرکلر اپنے اپنے تمام ذمہ وار افسروں کو جاری کر دے۔ لیکن اگر کسی اکثریت کے تمام افسر یا ان کی اکثریت بدنیت ہے۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حکومت کی بنیاد ریت پر رکھی جا رہی ہے۔ جو آج بھی گری اور کل بھی گری۔ بے شک اقلیتیں ظلم اٹھائیں گی۔ ستم سہیں گی۔ لیکن ایسی حکومت جس کے تمام ذمہ وار افسر بدنیت ہو چکے ہیں۔ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ اللہ تعالےٰ اپنی بے گناہ اور معصوم مخلوق کو بچانے کے لئے اور ظلم و ستم کی بنیاد اکھاڑنے کے لئے ضرور کوئی انتظام کریگا۔ اس لئے دونوں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو اپنا اپنا انجام سوچ لینا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ کا مسلمہ اصول ہے۔ کہ قانوناً قائم شدہ حکومت کا ساتھ دیا جائے۔ اور بدامنی کو مٹانے کے لئے ایسی حکومت کا ہاتھ بٹایا جائے۔ ہم ہر دو حکومتوں کو اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ خواہ ہندوستان ہو یا پاکستان۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ قیام امن کے لئے اپنی حکومت کو جان و مال سے مدد دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ ایک دعاء

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَادْفَعْ بَلَايَانَا وَكُرُوبَنَا

اے ہمارے رب بخش دے ہمیں ہمارے گناہ۔ اور دفع کر دے ہماری مصیبتوں کو اور ہماری گھبراہٹوں کو۔

وَنَجِّ مِنْ كُلِّ هَمٍّ قُلُوبَنَا وَكَفِّلْ خُطُوبَنَا وَكُنْ مَعَنَا

اور نجات دیدے ہر ایک غم سے ہمارے دلوں کو اور کفیل ہو جا ہمارے مقاصد کا اور ہو جا ساتھ ہمارے

حَيْثُمَا كُنَّا يَا مَحْبُوبَنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا

جہاں کہیں بھی ہم ہوں اے ہمارے پیارے اور ڈھانپ دے ہماری بے پردگیوں کو اور امن دے ہمیں ہماری ہر ایک

إِنَّا تَوَكَّلْنَا عَلَيْكَ وَفَوَّضْنَا الْأَمْرَ إِلَيْكَ أَنْتَ مَوْلَانَا

گھبراہٹ کو۔ یقیناً ہم تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں۔ اور سپرد کرتے ہیں اپنے ہر ایک کام کو تیرے تو ہی ہمارا مددگار ہے

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور تو ہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ؎

قبول فرما (ہماری دعاکو) اے تمام جہانوں کو پرورش کرنیوالے ؎

خدا سے ڈرو

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے عہد خلافت میں حسب معمول رات کو بھیس بدل کر شہر کا گشت کر رہے تھے۔ تاکہ رعایا کی نگہداشت کریں۔ جب آپ ایک مکان کے نزدیک پہنچے۔ تو آپ کے کانوں میں آواز آئی۔ کہ کوئی عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی ہے کہ "دودھ میں پانی ملا دے"۔ لیکن لڑکی انکار کرتی ہے۔ اور کہہ رہی ہے کہ "عمرؓ نے سختی سے دودھ میں پانی ملانے کی ممانعت کی ہوئی ہے۔ میں ایسا نہیں کروں گی۔" ماں نے کہا۔ "عمرؓ کیا یہاں بیٹھا دیکھ رہا ہے"۔ لڑکی نے کہا۔ "اگر عمرؓ نہیں دیکھ رہا۔ تو اللہ تعالےٰ تو دیکھ رہا ہے"۔

اسی صبح یہ نیک لڑکی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہو بن گئی۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی جو امیہ خاندان میں سے تھے۔ اور جن کا شمار بھی خلفائے راشدین میں اکثر ائمہ نے کیا ہے۔ یہی لڑکی نانی تھی۔

قرآن کریم میں کئی جگہ سودا سلف میں اس طرح کی بے ایمانی کو خاص طور پر ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کم تولنا اور سودے میں فریب سے لوگوں کا مال لینا یا اور قسم کی بے ایمانی کرنا اناج یا دیگر ضروریات زندگی کو اس خیال سے روک رکھنا کہ زیادہ سے زیادہ قیمت پر بیچا جائے۔ اسلام میں گناہ کبیرہ میں شامل ہے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر عذاب آنے کی سب سے بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ لین دین کے بارے میں سخت بے ایمان تھے اور ان کا خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت شعیب علیہ السلام سے جھگڑا یہی تھا کہ وہ کہتے تھے "ہمارے لین دین اور مالی معاملات سے تمہارا کیا تعلق ہے"۔ آپ نے ان کو بہتیرا منع کیا۔ اور ہر طرح سے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ اس بدمعاملگی سے سخت ناراض ہے۔ مگر وہ اپنے مالوں کی بہتات کے غرور کی وجہ سے باز نہ آئے آخر اللہ تعالیٰ نے انکو خوب پکڑا اور ان پر ایسا عذاب الیم نازل کیا کہ ہمیشہ کے لئے انکا نام و نشان مٹ گیا۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت ہندوستان میں یہ مرض بہت پھیلا ہوا ہے اور خاص کر آج کل لوگ کالی منڈی چلانے میں بہت منہمک ہو گئے ہیں۔ ہمارا احساس کہتا ہے کہ اس وقت خانہ جنگی کی صورت میں جو عذاب ہندوستان پر نازل ہو رہا ہے اور آج کل پنجاب میں زوروں پر ہے۔ اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ یہاں لین دین کے معاملہ میں سخت بے ایمانی اور فریب بازی ہو رہی ہے۔

ہمارے حلقہ کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس قسم کی برائیوں کو جلد از جلد ترک کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے خوف کھائیں اور اس کے عذاب الیم سے ڈریں۔ اس وقت قادیان کے گرد و نواح میں فسادات کی آگ مشتعل ہے۔ عذاب ہماری آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے۔ یہ وقت خشیۃ اللہ کا ہے۔ ہزاروں پناہ گزین بے خانماں ہو کر قادیان کے نواح میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کی مصیبتوں سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

لوگوں کو چاہیئے کہ اگر غلطی سے ان سے کوئی ایسی بات ہو گئی ہو تو فوراً اس کی تلافی کریں۔ ورنہ اس کی دعاؤں اور گریہ وزاری کا اللہ تعالیٰ کے گھر میں کوئی اثر نہیں ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے شعائر کا خود محافظ ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک ہم آلودگیوں کو اپنے دلوں سے دھو کر اور اپنی نیتوں کو پاک و صاف کر کے اس کے حضور میں دعائیں نہ کریں گے۔ اور اپنا سب کچھ ان کو نہ سونپ دیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے حقدار نہیں ہونگے اگر اس ملک پر ابتلا کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ ان ہی کی وجہ سے ہیں اس وقت ان ابتلاؤں سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اپنی تمام بیماریوں کا علاج کر لینا چاہیئے۔ جو آدمی اس حالت میں بھی لین دین میں معاملہ کا گندہ ہے اس سے بڑھ کر شقی القلب کوئی نہیں ہے آخر یہ دنیا ساتھ نہیں جائے گی۔ اگر بدمعاملگی سے آج ہم نے چار پیسے زیادہ کما بھی لئے تو ان کا کیا فائدہ

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ قادیان کی فضا دوسرے شہروں کی نسبت بہت اچھی ہے۔ لیکن بعض ناعاقبت اندیش آدمیوں کی شکایات سنی گئی ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ فوراً اپنی اصلاح کریں۔ اور توبہ کا دروازہ بند ہونے سے پہلے توبہ کر لیں۔

جنگ احزاب کے سبق آموز واقعات

از مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل

(۱)

جنگ احزاب اسلامی دور کا ایک نازک ترین حصہ ہے۔ اتنا نازک کہ اگر اس جنگ کے حالات کا تجزیہ کیا جائے۔ اور اس کے بدعواقب پر نگاہ دوڑائی جائے تو اب بھی اس کے تصور سے بدن میں کپکپی اور روح پر ایک لرزہ سا طاری ہو جاتا ہے اگر اس وقت مسلمانوں کی بے مثال قربانی بے نظیر شجاعت۔ انتہائی احتیاط اور عمدہ تدبر اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص فضل ان کے شامل حال نہ ہوتا تو (خاکم بدہن) مدینۃ الرسول کی اینٹ سے اینٹ بج جاتی۔ خونخوار درندہ صفت قبائلی تھے جو پندرہ بیس ہزار کا ایک منظم لشکر جرار تھا۔ مسلمانوں کی تکہ بوٹی اڑا کر رکھ دیتا

یہ خوفناک جنگ شوال ۵ھ مطابق فروری ۶۲۷ء میں مسلمانوں کو پیش آئی۔ قبائل عرب نے مسلمانوں کے خلاف جلاوطن شدہ یہود کی انگیخت پر ایک متحدہ تدبیر کے ساتھ اپنی طاقتوں کو مجتمع کر کے مدینۃ الرسول پر حملہ آور ہونے کا فیصلہ کیا۔ ان کا ناپاک ارادہ مرکز اسلام کو تہ و بالا اور مسلمانوں کو ملیامیٹ کر دینے کا تھا جب سردار دوجہاں ہمارے آقا و مولا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس خوفناک ملی بھگت کا علم ہوا۔ تو آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے مدینہ کے کھلے اور غیر محفوظ حصہ کے درمیان ایک لمبی اور گہری خندق کھودنے کا حکم دیا۔ مدینہ کی تین اطراف مکانات کی لمبی اور مسلسل قطاروں گھنے درختوں اور اونچی چٹانوں کی وجہ سے نسبتاً محفوظ تھیں پندرہ پندرہ فٹ ٹکڑوں کی کھدائی دس دس صحابہ کے سپرد ہوئی صحابہ کرام کی ٹولیاں مزدوروں کے لباس میں شب و روز نہایت محنت شاقہ اور پوری بشاشت سے اس اہم ترین کام میں مشغول ہو گئیں۔ خود ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس کام کی نگرانی فرماتے تھے۔ اور بسا اوقات صحابہ کا مٹی کھودنے اور اس کی ڈھلائی میں ہاتھ بٹاتے اور ان کی طبائع میں بشاشت قائم رکھنے کے لئے یہ شعر پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَة
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَة

اے میرے اللہ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما اور ان کی کمزوریوں کو اپنے فضل سے ڈھانپ دے۔ اس شعر کے جواب میں بعض اوقات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدَا

ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس امر کی بیعت کی ہے کہ جب تک دم میں دم ہے راہ خدا میں جہاد کرتے رہینگے

شب و روز تیزی کے ساتھ کام جاری تھا کہ ایک دن خندق کھودتے ہوئے ایک جگہ ایک سخت چٹان نمودار ہوئی تین دن تک صحابہ اسے توڑنے کی انتہائی کوشش کرتے رہے مگر وہ ٹوٹنے میں نہ آئی آخر تنگ آ کر صحابہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی حضور نے اس پہ کدال ہاتھ میں لی۔ اللہ کا نام لیکر زور کی ضرب اس پتھر پر لگائی پتھر میں سے ایک شعلہ نکلا جس پر آپ نے زور سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے کہا کہ مجھے مملکت شام کی چابیاں عطا ہوئی ہیں خدا کی قسم اس وقت شام کے سرخ محلات مجھے دکھائی دے رہے ہیں دوسری ضرب پر پھر ایک اور شعلہ نکلا جس پر آپ نے پھر اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے کہا کہ مجھے ملک فارس کی کنجیاں دیگئی ہیں اسی طرح تیسری ضرب پر شعلہ نکلنے پر اللہ اکبر کہتے ہوئے فرمایا مجھے یمن کی چابیاں بھی عطا کیگئی ہیں ان تین ضربات کے بعد پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ آپکا اس وقت حال یہ تھا کہ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ آپ کی مذکورہ

[illegible] فتوحات کی پیشگوئیوں کو سنکر صحابہ کرام کا ایمان بہت بڑھ گیا۔ مگر منافقین نے جو روحانی عالم سے بیگانہ اور کورے تھے اس پر پھبتیاں اڑائیں کہ واہ کیا کہنے ہیں ان پیشگوئیوں کے اپنے گھر سے باہر تو قدم رکھنے کی طاقت نہیں اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے تسلط میں آ جانے کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ لیکن الشکر ہے کہ یہ دعوے علی الرغم گروہ منافقین پورے ہو کر رہے

(باقی صفحہ ۴ پر)

مدینہ میں خوراک کا ذخیرہ دن بدن ختم ہو رہا تھا۔ اور صحابہ کرام تین تین دن تک کی بھوک برداشت کرکے یہ کٹھن کام سر انجام دے رہے تھے۔ آخر کم و بیش بیس یوم کی مسلسل جد و جہد کے بعد یہ طویل کام تکمیل کو پہنچ گیا۔ گو خندق مکمل کھود دی گئی۔ مگر اس نے صحابہ کو بالکل چور چور کر دیا جن کو دیکھو نڈھال اور لاغر نظر آتا تھا۔ ابھی اس اہم ترین کام سے فارغ ہوئے زیادہ دیر نہیں گذری تھی۔ بلکہ سستانے کا موقعہ بھی نہ ملا تھا۔ کہ افق مدینہ پر عرب قبائلیوں کا لشکر جرار (بے) تعداد اور طاقت کے نشہ میں سرشار خوفناک ظالمانہ ارادے لئے ہوئے خندق کے سامنے خیمہ زن ہو گیا۔ (باقی)

کیا جاپان کو آزاد کر دیا جائیگا؟

لنڈن ۳ ستمبر۔ جاپان سے صلح کرنے کے متعلق برطانوی کامن ویلتھ کے ممالک کی جو کانفرنس ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی۔ کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جاپان سے معاہدہ طے پانے کے بعد جلد سے جلد اسے حقیقی معنوں میں خود مختار حکومت کا درجہ دیدیا جائے۔ کانفرنس کی عام رائے یہ تھی۔ کہ جاپان میں کنٹرول کی بجائے ایک کنٹرول کمیشن مقرر کیا جائے جو صرف اسی صورت میں جاپان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے جب کہ وہ صلح کی شرائط کی خلاف ورزی کرے۔ کانفرنس میں اس خواہش کا اظہار بھی کیا گیا۔ کہ اس سلسلے میں قطعی فیصلہ کرنے کے لئے ان تمام اقوام کو رائے دینے کا حق دیا جائے جنہوں نے جاپان کو شکست دینے میں حصہ لیا تھا

پاکستان اور ہندوستان کے

لیڈروں کا اہم اجلاس

لاہور ۳ ستمبر۔ آج صبح پاکستان اور ہندوستان کے لیڈروں کا اہم اجلاس ہوا جس میں لیڈروں نے اپنے چاروں کے دوروں کی روشنی میں مغربی و مشرقی پنجاب میں امن قائم کرنے کے متعلق تجاویز کو آخری شکل دی۔ پنڈت نہرو سردار پٹیل

فسادات بنگال۔ گاندھی جی کا مرن برت

کلکتہ ۳ ستمبر۔ مغربی بنگال کی حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ کل صبح کرفیو اٹھنے کے بعد سے کلکتہ شہر میں نسبتاً امن ہے۔ لیکن نواحی علاقوں میں فساد جاری ہے۔ پولیس کو کئی مقامات پر گولی چلانا پڑی جس کی وجہ سے ۱۲ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اکا دکا حملوں کی وجہ سے آٹھ اشخاص مارے گئے۔ اور ۵۷ مجروح ہوئے۔ لوٹ مار اور آتشزدگی کی وارداتیں بھی ہو رہی ہیں۔

کلکتہ کے فساد کی وجہ سے گاندھی جی نے جو مرن برت رکھا تھا وہ برابر جاری ہے۔ آپ نے پھر اس امر پر زور دیا۔ کہ جب تک کلکتہ کے باشندے کامل امن و امان قائم نہ کر دینگے۔ وہ برت نہیں توڑیں گے۔ مغربی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ایک بیان میں عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ فوراً امن قائم کر کے گاندھی جی کی جان کو بچائیں۔ آپ نے کہا گاندھی جی کی زندگی اور موت اس وقت کلکتہ کے باشندوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ گاندھی جی زندہ رہیں۔ تو انہیں فوراً فتنہ و فساد کو بند کر دینا چاہیئے۔ مسٹر حسین شہید سہروردی لیڈر لیگ اسمبلی پارٹی کے سامنے یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ کلکتہ میں امن بحال کرنے کے لئے مسلم نیشنل گارڈ اور ہندوستان نیشنل گارڈ مشترکہ طور پر کوشش کریں۔ گاندھی جی کو برت رکھے ۴۲ گھنٹے گذر چکے ہیں۔ صحت پر کسی حد تک اس کے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔

امریکہ اپنی فوجی طاقت کو برقرار رکھیگا

صدر ٹرومین کی تقریر

واشنگٹن ۳ ستمبر۔ مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا امریکہ اپنی فوجی طاقت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ اور یہ اس امر کا ثبوت ہوگا۔ کہ دنیا کے امن کے سلسلہ میں امریکہ کو اپنی ذمہ داری کا پورا احساس ہے۔ آپ نے کہا۔ میری حکومت سابق دشمن ممالک پر ایک لمبے عرصہ تک قابض رہنا چاہتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اتحادی ممالک نے ابھی تک یہ طے نہیں کیا کہ سابق دشمن ممالک کے ساتھ کن اصولوں کی بنا پر صلح کا معاہدہ کیا جائے۔ امریکہ اتحادی ممالک کی تنظیم کا پوری طرح وفادار رہے گا۔ مسٹر ٹرومین نے مغربی اقوام سے اپیل کی۔ کہ وہ دنیا کے امن کے سلسلے میں امریکہ کی مدد کریں۔ آپ نے کہا پرانی دنیا تھک کر چور ہو چکی ہے اس کی تہذیب خطرہ میں ہے۔ وہ مستقبل کے متعلق کئی طرح کے خدشے محسوس کر رہی ہے اب یہ نئی دنیا کا کام ہے۔ کہ وہ اس کی رہنمائی کرے۔ اور پرانی دنیا کے خدشات کو غلط ثابت کرے۔ ہمارا کام محض امن کرانے پر ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ ہمارا اصل فرض امن کو قائم رکھنا ہے۔

ملازمین کے تبادلہ کے لئے طیاروں کا انتظام

کراچی ۲ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کو دہلی سے کراچی لانے کے لئے بیس ہوائی جہازوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ جہاز چند دنوں میں سات ہزار ملازمین کو دہلی سے کراچی لے آئیں گے۔ لاہور سے دہلی اور دہلی سے لاہور ملازمین کو لانے کا انتظام بھی ریل کے سفر کے مخدوش ہونے کی وجہ سے ہوائی جہازوں کے ذریعے کیا جا رہا ہے

مغربی اور مشرقی پنجاب کے زعما کی میٹنگ

لاہور ۳ ستمبر۔ کل مغربی اور مشرقی پنجاب کی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں صوبہ کے حالات پر غور کیا گیا۔ نیز پناہ گزینوں کو نکالنے اور انہیں بسانے کے سوال پر بھی تبادلہ خیالات کیا گیا۔ میٹنگ میں خان افتخار حسین آف ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب، مسٹر ممتاز دولتانہ، سردار شوکت حیات خان اور مشرقی پنجاب کے وزراء ڈاکٹر گوپی چند اور سردار سورن سنگھ شریک ہوئے۔

مغربی پنجاب کے پناہ گزین مدراس میں

مدراس ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مدراس گورنمنٹ نے مغربی پنجاب سے آنے والے پناہ گزینوں کو صوبہ میں بسانے کا انتظام کیا ہے۔ اس سلسلے میں سردست ایک لاکھ روپیہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات

لاہور ۳ ستمبر۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ مختلف امتحانات کی تاریخیں ڈیڑھ ماہ آگے کر دی گئی ہیں علوم مشرقیہ کے امتحانات ۱۲ اکتوبر کو شروع ہوں گے۔ انٹرمیڈیٹ کا امتحان ۲۵ اکتوبر کو اور بی۔ اے اور بی ایس سی کے امتحان ۳۰ اکتوبر کو ہوں گے رجسٹرار نے یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ تمام کالج ۳۰ ستمبر کو کھل جائیں گے۔

کشمیر کو پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے

کشمیر مسلم کانفرنس کا مطالبہ

سرینگر ۳ ستمبر۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے قائم مقام صدر چوہدری حمید اللہ نے وزیر اعظم کشمیر مسٹر کاک کی خدمت میں ایک میمورنڈم پیش کیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کشمیر مسلم اکثریت کی ریاست ہے نیز جغرافیائی لحاظ سے وہ پاکستان سے ملا ہوا ہے۔ اس لئے ریاست کشمیر کو فوراً پاکستان اسمبلی میں شامل ہو جانا چاہیئے نیز آپ نے کہا کشمیر میں تحت شہری آزادی کا فقدان ہے۔ شہری آزادی فوراً بحال کر دینی چاہیئے۔